روزنامہ
# الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 207 | جمعرات 26 ربیع الثانی 1417ھ 12 تبوک 1375ہش 12 ستمبر 1996ء

## اٹھو اور توبہ کرو اور اپنے خدا کو جلد راضی کرو

پس اٹھو! اور توبہ کرو اور اپنے مالک کو نیک کاموں سے راضی کرو۔ اور یاد رکھو کہ اعتقادی غلطیوں کی سزا تو مرنے کے بعد ہے اور ہندو اور عیسائی یا (صاحب ایمان) ہونے کا فیصلہ تو قیامت کے دن ہو گا لیکن جو شخص ظلم اور تعدی اور فسق و فجور میں حد سے بڑھتا ہے اس کو اسی جگہ سزا دی جاتی ہے۔ تب وہ خدا کی سزا سے کسی طرح بھاگ نہیں سکتا۔ سو اپنے خدا کو جلد راضی کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہر ایک کو چاہئے کہ خدا سے دعا اور استغفار میں مصروف رہے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے۔ جو شخص پہلے سے فیصلہ کر لیتا ہے ٹھوکر نہیں کھاتا' مال' اولاد' بیوی بھائیوں سے پہلے ہی سمجھ لے کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ سب امانت خداوندی ہیں۔ جب تک ہیں۔ان کی قدرِ عزت' خاطر خدمت کرو۔ جب خدا اپنی امانت کو واپس لے لے تو پھر رنج نہ کرو۔

دین کی جڑ اس میں ہے کہ ہر امر میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو۔ دراصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے اور کسی سے ہم کو کیا غرض ہے۔ ایک نہیں کروڑ اولاد مر جائے پر خدا راضی رہے تو کوئی غم کی بات نہیں۔ اگر اولاد زندہ بھی رہے تو بغیر خدا کے فضل کے وہ بھی موجب ابتلاء ہو جاتی ہے۔ بعض آدمی اولاد کی وجہ سے جیل خانوں میں جاتے ہیں۔ شیخ سعدی علیہ الرحمتہ نے ایک شخص کا قصہ لکھا ہے کہ وہ اولاد کی شرارت کے سبب پابہ زنجیر تھا۔ اولاد کو مہمان سمجھنا چاہئے' اس کی خاطر داری کرنی چاہئے' اس کی دلجوئی کرنی چاہئے مگر خدا تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہیں کرنا چاہئے۔ اولاد کیا بنا سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا ضروری ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 419)

## ابدی رحمت کا موجب انعام الٰہی پاک راہ کی تعلیم ہے

(حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب۔امام جماعت احمدیہ الاول)

پھر بتلایا کہ پہلا انعام تو عطاء وجود تھا۔ پھر یہ (-) خدا ہی کا فضل تھا کہ کان دئے آنکھیں دیں اور سنتا دیکھتا بنا دیا۔

سارے کمالات اور علوم کا پتہ کان سے لگ سکتا ہے۔ یا نظارہ قدرت کو دیکھ کر انسان باخبر ہو سکتا ہے۔ یہ عظیم الشان عطئے بھی کس کی جناب سے ملے؟ مولیٰ کریم ہی کے حضور سے ملے۔ آنکھیں ہیں تو نظارہ قدرت کو دیکھتی ہیں۔ خدا کے پاک بندے اس کے پاک صحیفوں کو دیکھ کر حظ اٹھائیں۔ کان کے عطیہ کے ساتھ زبان کا عطیہ بھی آگیا۔ کیونکہ کان اگر نہ ہو تو زبان پہلے چھن جاتی ہے۔ اب اگر ان میں سے کوئی نعمت چھن جاوے تو پتہ لگتا ہے کہ کیسی نعمت جاتی رہی۔ آنکھ بڑی نعمت ہے۔ یا کان بڑی دولت ہے ان عطیوں میں کوئی بیماری یا روگ لگ جاوے تو اس ذرا سے نقصان کی اصلاح کے لئے کس قدر روپیہ۔ وقت۔ خرچ کرنا پڑتا ہے مگر یہ صحیح سالم۔ عمدہ۔ بے عیب۔ بے روگ عطیہ اس مولیٰ کریم نے مفت بے مزد عنایت فرمائی ہیں۔ یوں نظر اٹھاتے ہیں تو وہ عجیب در عجیب تماشا ہائے قدرت دیکھتے ہوئے آسمان تک چلی جاتی ہے ادھر نظر اٹھاتے ہیں تو خوش کن نظارے دیکھتی ہوئی افق سے پار جا نکلتی ہے۔ کان کہیں کہیں دلکش آوازیں سن رہے ہیں۔ کہیں معارف و حقائق قدرت کی داستان سے حظ اٹھاتے ہیں۔ کہیں روحانی عالم کی باتوں سے لطف

باقی صفحہ 7 پر

## تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

## محترم پروفیسر اسلم صابر صاحب کا گرامی نامہ

قابل صد احترام
پیارے نسیم سیفی صاحب (سلام)

حادثہ کے بعد اپنے ہاتھ سے دوسرا خط آپ کو لکھ رہا ہوں۔ آپ اور بہت سے دیگر احباب جماعت اس دوران کمال شفقت و محبت کے جذبات لیکر آئے آپ کے توسط سے کہ آپ ہماری زبان و قلم ہیں۔ تمام احباب جماعت کو جو چار دانگ عالم میں بسیط ہے دل کی گہرائیوں سے اس اولین فرصت میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعائیں جاری رکھنے کی عاجزانہ درخواست کرتا ہوں میرے پیارے آقا نے دوائی بھی بھجوائی جو استعمال کی اللہ کے فضل سے مجھے کوئی درد نہیں محسوس ہوا۔ میں بستر پر سہارا لئے یہ سطور قلمبند کر رہا ہوں۔ سب احباب کا ایک بار پھر شکریہ بڑی پیار کرنے والی جماعت کا یہ عاجز ایک ادنیٰ کارکن ہے۔

والسلام
محمد اسلم صابر
I.C.U فضل عمر ہسپتال ربوہ

## درخواست دعا

○ قدیمی خادم سلسلہ مکرم مبارک محمود پانی پتی بدھ کے روز سے برین ہمبرج اور فالج کی وجہ سے بے ہوش ہیں اور جناح ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ حالت قابل فکر ہے احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل صحتیابی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

## صدر انجمن احمدیہ میں محررین کی ضرورت

○ دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں کارکنان درجہ دوم کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے۔ صرف ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اور مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کام کرنے

باقی صفحہ 2 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

12- تبوک 1375 ھش 12- ستمبر 1996ء

# خدا تعالیٰ کی طرف رجوع

دو باتیں ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہئیں ایک تو یہ کہ خدا تعالیٰ توبہ قبول کرتا ہے کیونکہ اگر یہ یقین نہ ہو کہ وہ توبہ قبول کرتا ہے تو پھر انسان گناہ کرکے انتہائی مایوس ہو جائے گا اور گناہ سے باز نہیں آئے گا۔ اور دوسری بات یہ کہ توبہ یا خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ یہ اقرار کرے کہ کسی بدی کو چھوڑ رہا ہے تو اس یقین کے ساتھ کرے کہ اگر وہ آگ میں بھی ڈالا جائے تب بھی وہ بدی ہرگز نہیں کرے گا۔ یعنی حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں وہ بدی نہیں کرے گا۔ اگر یہ ارادہ نہ ہو تو توبہ حقیقی توبہ نہیں کہلا سکتی۔ اسے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا نہیں کہا جائے گا۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ انسان ایسے ارادے کے باوجود پھر اسی بدی میں مبتلا ہو سکتا ہے بلکہ اس بدی میں کئی دفعہ مبتلا ہو سکتا ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ توبہ اس یقین کے ساتھ کی جائے کہ اب یہ بدی ہرگز نہیں کروں گا۔ یہ کہ اس سے پھر یہ بدی سرزد ہو جائے یہ اس کی فطرت کی خامی ہے اور اللہ تعالیٰ جس نے اس کی فطرت بنائی ہے وہ خوب سمجھتا ہے کہ جب اس نے بدی سے بچنے کے لئے توبہ کی تھی تو اس کا ارادہ کیا تھا اور اب اگر وہ اپنے ارادے پر قائم نہیں رہ سکا تو اس کی کیا وجہ ہے اسی لئے تو کہا جاتا ہے کہ نزع تک پہنچنے پر بھی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ گناہ کتنے ہی کیوں نہ کئے ہوں بدیاں کتنی ہی کیوں نہ سرزد ہو گئی ہوں لیکن اگر اس ارادے اور عزم کے ساتھ توبہ کی جائے کہ پھر یہ گناہ نہیں کروں گا پھر اس بدی کی طرف مائل نہیں ہونا تو ہر دفعہ اس کی توبہ قبول کرلی جاتی ہے اور اس سے پہلے جو گناہ سرزد ہو چکا ہوتا ہے اس کے برے اثرات سے اسے بچالیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ارشاد پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

"خدا توّاب اور غفور ہے اور توبہ کے یہ معنی ہیں کہ انسان ایک بدی کو اس اقرار کے ساتھ چھوڑ دے کہ بعد اس کے اگر وہ آگ میں بھی ڈالا جائے تب بھی وہ بدی ہرگز نہیں کرے گا۔ پس جب انسان اس صدق اور عزم محکم کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا جو اپنی ذات میں کریم اور رحیم ہے وہ اس گناہ کی سزا معاف کر دیتا ہے۔ اور یہ خدا کی اعلیٰ صفات میں سے ہے کہ توبہ قبول کرکے ہلاکت سے بچالیتا ہے۔ اور اگر انسان کو توبہ قبول کرنے کی امید نہ ہو تو پھر وہ گناہ سے باز نہیں آئے گا۔"

اس مختصر سے ارشاد میں ہماری توجہ اس طرف دلائی گئی ہے کہ توبہ کس طرح کرنی چاہئے۔ کس عزم اور ارادے کے ساتھ اور توبہ کے متعلق خدا تعالیٰ سے کیا امید رکھنی چاہئے۔ اگر ہم خدا تعالیٰ سے توبہ کی قبولیت کے متعلق امید نہ رکھیں تو ہم توبہ بھی نہیں کر سکیں گے اور گناہ سے باز بھی نہیں آسکیں گے۔ پس یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ توبہ کیا ہے اور توبہ کے قبول کئے جانے کی امید کی کیا اہمیت ہے۔ یہی دو باتیں ہیں جو ہمیں توبہ کی طرف مائل کرکے ہمیں حقیقی طور پر گناہ کی سزا سے بچالیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

---

اپنے اندازِ گفتگو کو بدل
طعن و تشنیع نہ کام آئیں گے
غیر تو دور دور رہتے ہیں
دوست بھی تجھ سے بھاگ جائیں گے

ابوالاقبال

---

○

درد ہو تو درد کا اظہار بھی ہو پائے گا
میرا چپ رہنا کئی باتیں اسے سمجھائے گا

آنے جانے کے تسلسل میں تو ہے دونوں کا ہاتھ
میں نہ جاؤں گا وہاں تو وہ یہاں کب آئے گا

جو مرے ہمدرد میرے حال پر ہیں خندہ زن
ان کی یہ حالت ہوئی تو ان کو رونا آئے گا

آگ تھی دونوں طرف تو آگ کے بجھنے کے بعد
دیکھنا یہ ہے کہ کیا اس پر کوئی پچھتائے گا

میرا مسلک ہے مسرّت اور غم کے درمیاں
دل کبھی مسرور ہوگا اور کبھی گھبرائے گا

عمر ساری معصیت کاری میں کٹ جانے کے بعد
اب جو نیکی کا خیال آیا تو دل شرمائے گا

بادلوں کی گھن گرج سے میں نے کی ہے دوستی
شورِ محشر میرے سناٹوں پہ اب اترائے گا

رات کی تاریکیوں کی کوکھ میں ہے روشنی
دن چڑھے گا تو گناہوں کا اندھیرا چھائے گا

یہ تماشہ دیکھ کر گھبرا نہ جانا تم نسیم
تم قریب آؤ گے اس کے' وہ پرے ہٹ جائے گا

نسیم سیفی

---

بقیہ صفحہ 1

کے خواہش مند ہوں۔
1- تعلیمی قابلیت میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ عمر کم از کم 18 سال
2- نصاب کے سلسلہ میں نظارت دیوان سے رابطہ کریں۔
3- درخواستیں 19- ستمبر 1996ء تک دفتر نظارت دیوان میں بھجوا دیں۔ درخواستوں کے ساتھ تعلیمی قابلیت کی مصدقہ نقول' صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔
4- امتحان کمیشن 24- ستمبر 1996ء بروز منگل بوقت 9 بجے صبح بیت المبارک میں ہوگا۔ انٹرویو مورخہ 25- ستمبر 1996ء بروز بدھ ہوگا۔ وقت تحریری امتحان کے وقت بتادیا جائے گا۔

نوٹ۔ ان امیدواران کا انٹرویو لیا جائے گا جو تحریری پرچہ کے امتحان میں پاس ہوں گے۔ ہر دو امتحان (پرچہ و انٹرویو) میں پاس ہونا لازمی ہوگا۔
(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

# حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی تحریر فرماتے ہیں۔

چونکہ ہر نبی کے لئے عام تبلیغ کرنی ضروری ہوتی ہے آپؐ نے ایک دن ایک بلند جگہ پر کھڑے ہو کر مختلف گھرانوں کے نام لے کر بلانا شروع کیا۔ چونکہ لوگ آپؐ پر بہت ہی اعتبار رکھتے تھے۔ سب لوگ جمع ہونے شروع ہو گئے۔ اور جو لوگ خود نہ آسکتے تھے انہوں نے اپنے قائم مقام بھیجے تاکہ سنیں کہ آپؐ کیا کہتے ہیں۔

جب سب آکر جمع ہوئے تو آپؐ نے فرمایا۔ اے اہل مکہ! اگر میں تم کو یہ ناممکن خبر دوں کہ مکہ کے پاس ہی ایک بڑا لشکر اترا ہوا ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات مان لو گے؟

یہ بات بظاہر ناممکن تھی کیونکہ مکہ اہل عرب کے نزدیک ایک متبرک مقام تھا اور یہ خیال بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ کوئی قوم اس پر حملہ کر کے آئے گی۔ اور پھر یہ بھی بات تھی کہ مکہ کے جانور دور دور تک چرتے تھے اگر کوئی لشکر آتا تو ممکن نہ تھا کہ جانور چرانے والے اس سے غافل رہیں۔ اور دوڑ کر لوگوں کو خبر نہ دیں۔ مگر باوجود اس کے کہ یہ بات ناممکن تھی سب لوگوں نے کہا کہ "ہم آپؐ کی بات ضرور مان لیں گے۔ کیونکہ آپؐ کبھی جھوٹ نہیں بولتے"

آپؐ نے فرمایا کہ جب تم گواہی دیتے ہو کہ میں کبھی جھوٹ نہیں بولتا تو میں تم کو بتاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس لئے مبعوث فرمایا ہے کہ میں اس کا پیغام تم کو پہنچاؤں۔ اور سمجھاؤں کہ جو کام تم کرتے ہو اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہو گا۔

یہ بات سنتے ہی لوگ بھاگ گئے اور کہا کہ "یہ شخص پاگل ہو گیا ہے یا جھوٹا ہے" اور تمام شہر میں شور پڑ گیا۔

جو لوگ آپؐ پر ایمان لائے تھے ان پر نہایت سختیاں ہونے لگیں۔ بھائی نے بھائی کو چھوڑ دیا ماں باپ نے بچوں کو نکال دیا۔ آقاؤں نے نوکروں کو دکھ دینا شروع کیا۔ چودہ، چودہ، پندرہ پندرہ سالہ نوجوانوں کو جو کسی رسم و رواج کے پابند نہ تھے بلکہ مذہب کی تحقیق میں اپنی عقل سے کام لیتے تھے اور اسی لئے جلد آپؐ پر ایمان لے آتے تھے۔ ان کے ماں باپ قید کر دیتے۔ اور کھانا اور پانی دینا بند کر دیتے۔ تاکہ وہ توبہ کر لیں۔ مگر وہ ذرہ بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔ اور خشک ہونٹوں اور گڑھوں میں گھسی ہوئی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے۔ یہاں تک کہ ماں باپ آخر اس ڈر سے کہ کہیں مر نہ جائیں۔ ان کو کھانا پینا دے دیتے۔ مگر نوجوانوں پر تو رحم کرنے والے لوگ موجود تھے۔ جو غلام آپؐ پر ایمان لائے ان کی حالت نہایت نازک تھی۔ اور یہی حال دوسرے غرباء کا تھا۔ جن کی مدد کرنے والا کوئی نہ تھا۔

غلاموں کو لوہے کی زرہیں پہنا دیتے تھے۔ اور پھر ان کو سورج کے سامنے کھڑا کر دیتے تھے تاکہ موسم گرم ہو کر ان کا جسم جھلس جائے۔ (یہ مد نظر رکھنا چاہئے کہ وہ عرب کا سورج تھا نہ کہ انگلستان کا) بعض کی لاتوں میں رسیاں ڈال کر ان کو زمین پر گھسیٹتے تھے۔ بعض دفعہ لوگ لوہے کی سیخیں گرم کر کے ان سے مسلمانوں کا جسم جلاتے تھے۔ اور بعض دفعہ سوئیوں سے ان کے چمڑوں کو اس طرح چھیدتے تھے جس طرح کہ کپڑا سیتے ہیں۔ مگر وہ ان سب باتوں کو برداشت کرتے تھے اور عذاب کے وقت کہتے جاتے تھے کہ وہ ایک خدا کی پرستش کو نہیں چھوڑ سکتے۔ ایک عورت جو نہایت ہی پختہ مسلمان تھی اس کے پیٹ میں نیزہ مار کر اس کو مار دیا۔

خود رسول کریم ﷺ کو بہت دکھ دیتے تھے۔ گو ڈرتے بھی تھے۔ کیونکہ آپؐ کے خاندان کی مکہ میں بہت عزت تھی۔ لوگ آپؐ کو گالیاں دیتے۔ بعض دفعہ نماز میں جب آپؐ سجدہ کرتے تو سر پر اوجھری ڈال دیتے۔ کبھی سر پر راکھ پھینک دیتے۔ ایک دفعہ آپؐ سجدہ میں تھے کہ ایک شخص آپؐ کی گردن پر پاؤں رکھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور دیر تک اس نے آپؐ کو اس طرح دبائے رکھا۔ ایک دفعہ آپؐ عبادت کے لئے مسجد مکہ میں گئے۔ تو آپؐ کے گلے میں کپڑا ڈال کر گھونٹنا شروع کر دیا۔ مگر باوجود ان مخالفتوں کے آپ تبلیغ میں لگے رہتے۔ اور ذرہ پرواہ نہ کرتے۔ جہاں بھی لوگ بیٹھے ہوتے آپؐ وہاں جا کر ان کو تعلیم دیتے کہ خدا تعالیٰ ایک ہے۔ اس کے سوا کوئی شخص معبود نہیں۔ نہ اس کا کوئی بیٹا ہے نہ بیٹی نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ نہ زمین میں نہ آسمان میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس پر ایمان لانا چاہئے۔ اور اس سے دعائیں مانگنی چاہئیں۔ وہ لطیف ہے اس کو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ اس میں سب طاقتیں ہیں۔ اسی نے دنیا کو پیدا کیا ہے اور جب لوگ مر جاتے ہیں تو ان کی روحیں اسی کے پاس جاتی ہیں۔ اور ایک زندگی ان کو دی جاتی ہے۔ اور چاہئے کہ انسان اس کی محبت کو اپنے دل میں پیدا کرے۔ اور اس سے تعلق کو مضبوط کرے اور اس سے قریب ہونے کی خواہش کرے۔ اور اپنے خیالات اور اپنی زبان کو پاک کرے۔ جھوٹ نہ بولے۔ قتل نہ کرے۔ فساد نہ کرے چوری نہ کرے۔ ڈاکہ نہ مارے۔ عیب نہ لگائے۔ طعنہ نہ کرے۔ بدکلامی نہ کرے۔ ظلم نہ کرے حسد نہ کرے۔ اپنے وقت کو اپنے آرام اور عیاشی میں صرف نہ کرے بلکہ بنی نوع انسان کی ہمدردی اور بہتری میں اور محبت اور امن کی اشاعت کرے۔

یہ تعلیم تھی جو آپؐ دیتے۔ مگر باوجود اس کے کہ یہ تعلیم اعلیٰ درجہ کی تھی۔ لوگ آپؐ پر ہنستے۔ مکہ کے لوگ سخت بت پرست تھے۔ اور سینکڑوں بت بنا کر اپنے معبد میں رکھے ہوئے تھے۔ جن کے سامنے وہ روزانہ عبادت کرتے تھے۔ اور جن کے آگے باہر سے آنے والے لوگ نذرانے چڑھاتے تھے۔ جن پر کئی معزز خاندانوں کا گزارا تھا۔ ان لوگوں کے لئے ایک خدا کی عبادت بالکل عجیب تعلیم تھی۔ وہ اس بات کو سمجھ ہی نہیں سکتے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ کیوں انسان کی شکل میں کسی پتھر کے بت میں ظاہر نہیں ہو سکتا۔ وہ ایک نہ نظر آنے والے خدا کا تخیل ناممکنات سے سمجھتے تھے۔

پس جب وہ آپؐ کو دیکھتے۔ ہنستے اور کہتے کہ دیکھو۔ "اس شخص نے سب خداؤں کو اکٹھا کر دیا ہے" کیونکہ وہ خیال کرتے تھے کہ کئی خداؤں کے ہونے میں تو کوئی شبہ ہی نہیں۔

پس محمد ﷺ جو کہتے ہیں کہ ایک ہی خدا ہے۔ اس سے مراد ان کی یہ ہے کہ انہوں نے اب سب خداؤں کو اکٹھا کر کے ایک ہی بنا دیا ہے۔ اور اپنی اس غلط فہمی کی بیہودگی کو آپؐ کی طرف منسوب کر کے خوب قہقہے لگاتے۔

بعثت بعد الموت کا عقیدہ بھی ان کے لئے عجیب تھا اور ہنستے اور کہتے کہ یہ شخص خیال کرتا ہے کہ جب ہم مر جائیں گے تو زندہ ہوں گے۔

جب مسلمانوں کی تکلیفیں بہت بڑھ گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ کو اجازت دے دی کہ وہ حبشہ کو جو اس وقت بھی ایک مسیحی حکومت تھی۔ ہجرت کر کے چلے جاویں۔ چنانچہ اکثر مسلمان مرد و عورت اپنا وطن چھوڑ کر افریقہ کو چلے گئے۔

مکہ والوں نے وہاں بھی ان کا پیچھا نہ چھوڑا۔ بادشاہ کے پاس ایک وفد بھیجا کہ ان لوگوں کو واپس کر دیں تاکہ ہم ان کو سزا دیں۔

مسیحی بادشاہ بہت ہی منصف مزاج تھا۔ جب اس کے پاس وفد پہنچا تو اس نے دوسرے فریق کا بھی بیان سننا پسند کیا۔ اور مسلمان دربار شاہی میں بلائے گئے۔ یہ واقعہ نہایت ہی دردناک ہے۔ ہم قوموں کے ظلم سے تنگ آکر اپنے وطن کو خیرباد کہنے والے مسلمان ابی سینیا کے بادشاہ کے دربار میں اس خیال سے پیش ہوتے ہیں کہ اب شائد ہم کو ہمارے وطن کو واپس کرا دیا جائے گا۔ اور ظالم اہل مکہ اور بھی زیادہ ظلم ہم پر کریں گے۔

جب وہ بادشاہ کے سامنے پیش ہوئے تو اس نے پوچھا۔ کہ تم میرے ملک میں کیوں آئے ہو؟

مسلمانوں نے جواب دیا کہ اے بادشاہ! ہم پہلے جاہل تھے۔ اور ہمیں نیکی اور بدی کا کوئی علم نہ تھا۔ بتوں کو پوجتے تھے اور خدا تعالیٰ کی توحید سے ناواقف تھے۔ ہر ایک قسم کے برے کام کرتے تھے۔ ظلم، ڈاکہ، قتل، بدکاری، ہمارے نزدیک معیوب نہ تھے۔ ابھی اللہ تعالیٰ نے محمد (ﷺ) کو مبعوث کیا۔ اس نے ہمیں ایک خدا کی پرستش سکھائی۔ اور بدیوں سے ہمیں روکا۔ انصاف اور عدل کا ہمیں حکم دیا۔ محبت کی تعلیم دی اور تقویٰ کا راستہ بتایا۔ تب وہ لوگ جو ہمارے بھائی بند ہیں۔ انہوں نے ہم پر ظلم کرنا شروع کیا۔ ہم کو طرح طرح کے دکھ دینے شروع کئے۔ ہم آخر تنگ آکر اپنا وطن چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ اور تیرے ملک میں آئے ہیں۔ اب یہ لوگ، ہمیں واپس لے جانے کے یہاں بھی آ گئے ہیں۔ ہمارا قصور اس کے سوا کوئی نہیں کہ ہم اپنے خدا کے پرستار ہیں۔

اس تقریر کا بادشاہ پر ایسا اثر ہوا کہ اس نے مسلمانوں کو واپس کرنے سے انکار کر دیا۔

مکہ کے وفد نے درباریوں سے ساز باز کر کے پھر بھی دوسرے دن بادشاہ کے سامنے وہی سوال پیش کیا اور کہا کہ یہ حضرت مسیحؑ کو گالیاں دیتے تھے۔

بادشاہ نے دوبارہ مسلمانوں کو بلایا۔ انہوں نے جو اسلام کی تعلیم مسیحؑ کے متعلق ہے بیان کر دی۔ کہ ہم ان کو خدا تعالیٰ کا پیارا اور نبی مانتے ہیں ہاں ہم انہیں کسی طرح بھی خدائی کے قابل نہیں جانتے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک خدا تعالیٰ ایک ہے۔

اس بات پر درباری جوش میں آ گئے۔ اور بادشاہ سے مطالبہ کیا کہ وہ ان کو سزا دے مگر بادشاہ نے کہا کہ میرا یہی عقیدہ ہے اور اس عقیدہ کی وجہ سے ان لوگوں کو ظالموں کے ہاتھوں میں نہیں دے سکتا۔

پھر درباریوں سے کہا کہ مجھے تمہارے غصہ کی پرواہ نہیں ہے خدا کو بادشاہت پر ترجیح دیتا ہوں۔

ادھر اہل مکہ نے رسول کریم ﷺ کو اور زیادہ تکلیفیں دینی شروع کیں اور آخر آپؐ کے چچا کو جو مکہ کے بڑے رئیس تھے اور ان کی وجہ سے لوگ آپ کو زیادہ دکھ دینے سے ڈرتے تھے۔ کہا کہ "آپ کسی اور رئیس کا لڑکا اپنا لڑکا بنا لیں۔ اور محمد (ﷺ) کو ہمارے حوالہ کر دیں تا ہم اس کو سزا دیں"

انہوں نے کہا "یہ عجیب درخواست ہے تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے لڑکے کو لے کر اپنا مال اس کے حوالے کر دوں اور اپنے لڑکے کو تمہارے حوالہ کر دوں کہ تم اسے دکھ دے دے کر مار دو؟ کیا کوئی جانور بھی ایسا کرتا ہے کہ اپنے

## ایک اچھی بات

ہماری وفا کا سب سے زیادہ حقدار خدا تعالیٰ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچہ کو مارے اور دوسرے کے لڑکے کو پیار کرے"؟

جب اہل مکہ ناامید ہوئے تو انہوں نے درخواست کی کہ اچھا "آپ اپنے بھتیجے کو یہ سمجھائیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے ایک ہونے پر اس قدر زور نہ دیا کرے۔ اور یہ نہ کہا کرے کہ بتوں کی پرستش جائز نہیں۔ اور جو کچھ چاہے۔ کہے"

چنانچہ آنحضرت ﷺ کو ان کے چچا نے بلا کر کہا کہ مکہ کے روساء ایسا کہتے ہیں۔ کیا آپؐ ان کو خوش نہیں کر سکتے؟

رسول کریم ﷺ نے جواب دیا کہ "آپ کے مجھ پر بہت احسان ہیں مگر میں آپ کے لئے خدا کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اگر آپ کو لوگوں کی مخالفت کا خوف ہے تو آپ مجھ سے الگ ہو جائیں۔ مگر میں اس صداقت کو جو مجھے خدا سے ملی ہے ضرور پیش کروں گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اپنی قوم کو جہالت میں مبتلا دیکھوں اور خاموش بیٹھا رہا ہوں"

جب اہل مکہ کو اس سے بھی ناامیدی ہوئی تو انہوں نے ایک رئیس کو اپنے میں سے چنا اور اس کی معرفت آپؐ کو کہلا بھیجا کہ آپ یہ بتائیں کہ ملک میں یہ فساد آپؐ نے کیوں مچا دیا ہے؟ اگر آپؐ کی یہ غرض ہے کہ آپؐ کو عزت مل جائے تو ہم سب شہر میں آپ کو معزز قرار دے دیتے ہیں۔ اگر مال کی خواہش ہے تو ہم سب شہر کے لوگ اپنے مالوں کا ایک ایک حصہ الگ کر کے دے دیتے ہیں۔ جس سے آپؐ سارے شہر سے زیادہ امیر ہو جائیں گے۔ اگر حکومت کی خواہش ہے تو ہم آپؐ کو اپنا بادشاہ بنانے کے لئے تیار ہیں۔ اگر شادی کی خواہش ہے تو جس عورت سے آپؐ چاہیں آپؐ کی شادی کرا دی جائے گی۔ مگر آپؐ ایک خدا کی پرستش کی تعلیم نہ دیں"

جس وقت وفد نے یہ پیغام آپؐ کو آ کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ "دیکھو! اگر سورج کو میرے ایک طرف اور چاند کو میرے دوسری طرف لا کر کھڑا کر دو۔ یعنی یہ دنیا کا مال تو کیا ہے اگر چاند اور سورج کو بھی میرے قبضہ میں دے دو تب بھی میں اس تعلیم کو نہیں چھوڑوں گا۔"

اس وقت تک کل اسی آدمی رسول کریم ﷺ پر ایمان لائے تھے۔ مگر جب مکہ کے ظلموں کی خبر باہر پہنچی تو لوگوں نے تحقیقات کے لئے مکہ آنا شروع کیا اس پر اہل مکہ بہت گھبرائے۔ اور انہوں نے شہر کی سڑکوں پر پہرے مقرر کر دیئے کہ کوئی رسول کریم ﷺ سے نہ مل سکے اور ارادہ کیا کہ آپؐ کو قتل کر دیں۔ اس پر آپؐ کے چچا اور دیگر رشتہ دار آپؐ سمیت ایک وادی میں چلے گئے۔ تاکہ آپؐ کی حفاظت کریں۔

پس جب اس طرح بھی کام نہ چلتا دیکھا تو سب اہل مکہ نے معاہدہ کر لیا کہ رسول کریم ﷺ کا اور آپؐ کے خاندان اور تمام مسلمانوں کا مقاطعہ کیا جائے۔ اور کوئی شخص ان کے پاس کوئی کھانے پینے کی کوئی چیز فروخت نہ کرے۔ اور نہ ان سے شادی بیاہ کا تعلق کیا جائے۔ اور نہ ان سے کبھی صلح کی جائے۔ جب تک وہ آپؐ کو قتل کے لئے نہ دے دیں۔

مکہ ایک اکیلا شہر ہے۔ اس کے ارد گرد چالیس میل تک اور کوئی شہر نہیں پس یہ فیصلہ سخت تکلیف دہ تھا۔ مکہ والوں نے پہرے لگا دیئے کہ کوئی شخص ان کے ہاتھ کوئی کھانے پینے کی چیز فروخت نہ کرے اور برابر تین سال تک اس سخت قید میں آپؐ کو رہنا پڑا۔ راتوں کے اندھیروں میں پوشیدہ طور پر جس قدر غلہ وہ داخل کر سکتے تھے۔ کر لیتے مگر پھر بھی اس قدر نگرانی میں وہ لوگ کہاں تک انتظام کر سکتے تھے۔ بہت دفعہ کئی دن جھاڑیوں کے پتے اور شاخوں کے چھلکے کھا کر ان کو گزارہ کرنا پڑتا تھا۔

ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ ان تکلیف کے دنوں میں سب کی صحتیں خراب ہو گئیں اور پیٹ پشت سے لگ گئے۔ ہفتہ نہیں دو ہفتہ نہیں۔ تین سال متواتر وہ بھی خواہ بنی نوع انسان اپنے ماننے والوں کے ساتھ صرف اس لئے دکھ دیا گیا کہ وہ کیوں خدائے واحد کی پرستش اور اخلاق کی اعلیٰ تعلیم دیتا ہے؟ مگر اس نے ان تکالیف کی ذرہ بھی پرواہ نہیں کی۔

تین سال کی متواتر تکلیف کے بعد بعض روساء مکہ کی انسانیت اس ظالمانہ فعل پر بغاوت کرنے لگی۔ اور انہوں نے اس معاہدہ کو جو رسول کریم ﷺ کے خلاف کیا گیا تھا چاک کر دیا۔ اور آپؐ اس وادی سے نکل کر باہر آ گئے۔ مگر آپؐ کے بوڑھے چچا اور وفادار بیوی ان صدمات کے اثر سے نہ بچ سکے۔ اور کچھ دنوں کے بعد فوت ہو گئے۔

اہل مکہ کی بے پرواہی کو دیکھ کر آپؐ نے عرب کے دوسرے شہروں کی طرف توجہ کی اور طائف کے لوگوں کو خدائے واحد کی پرستش کی دعوت دینے کے لئے تشریف لے گئے۔

طائف مکہ سے 60 میل کے فاصلہ پر ایک پرانا شہر ہے۔ اس شہر کے لوگوں کو جب آپؐ نے خدا کا کلام سنایا تو وہ مکہ والوں سے بھی زیادہ ظالم ثابت ہوئے۔ پہلے انہوں نے گالیاں دیں۔ پھر کہا۔ شہر سے نکل جاویں۔ جب آپؐ واپس آ رہے تھے تو بدمعاشوں اور کتوں کو آپؐ کے پیچھے لگا دیا۔ پتھر پر پتھر چاروں طرف سے آپؐ پر پڑتے تھے۔ اور کتے پیچھے دوڑتے تھے۔ سر سے پاؤں تک آپؐ خون سے تربتر تھے۔ مگر اس وقت ان ظالموں کی نسبت جو خیالات آپؐ کے دل میں موجزن تھے وہ ان الفاظ سے ظاہر ہیں جو اس سنگ باری کے وقت آپؐ کی زبان پر جاری تھے۔ آپؐ خون پونچھتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ اے خدا! ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ میں جو کچھ ان لوگوں کو کہتا ہوں سچ اور درست ہے اور یہ جو کچھ کر رہے ہیں اچھا سمجھ کر رہے ہیں۔ اس لئے تو ان پر ناراض نہ ہو اور ان پر عذاب نازل نہ کر۔ بلکہ ان کو سچائی کے قبول کرنے کی توفیق دے۔ لیکن تکلیف کے وقت میں کیسے محبت سے بھرے ہوئے الفاظ کہے گئے ہیں۔ کیا ان سے بڑھ کر ہمدردی کی مثال کہیں مل سکتی ہے؟

سچ چھپا نہیں رہتا آپؐ کی تعلیم کی خبریں باہر مشہور ہوئیں۔ اور یثرب نامی ایک شہر کے لوگ (جسے اب مدینہ کہتے ہیں) حج کے لئے مکہ آئے تو آپؐ سے بھی ملے۔ آپؐ نے ان کو اسلام کی تعلیم دی۔ اور ان کے دلوں پر اس نے ایسا گہرا اثر کیا کہ انہوں نے واپس جا کر اپنے شہر کے لوگوں سے ذکر کیا اور 70 آدمی دوسرے سال تحقیق کے لئے آئے۔ جو سب اسلام لے آئے۔ اور انہوں نے درخواست کی کہ آپؐ ان کے شہر چلے جائیں۔ مگر آپؐ نے اس وقت ان کی بات پر عمل کرنا مناسب نہ سمجھا۔ ہاں وعدہ کیا کہ جب ہجرت کا موقعہ ہو گا آپؐ مدینہ تشریف لائیں گے۔

جب اہل مکہ کو معلوم ہوا کہ اب باہر بھی آپؐ کی تعلیم پھیلنی شروع ہوئی ہے تو انہوں نے ہر قبیلہ میں سے ایک ایک آدمی چنا تاکہ سب مل کر آپؐ کو رات کو قتل کر دیں اور یہ اس لئے کیا کہ اگر آپؐ کی قوم اس کو ناپسند کرے تو وہ سب قوموں کے اجتماع سے ڈر کر بدلہ نہ لے سکیں۔ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے پہلے سے بتا دیا تھا۔ آپؐ اسی رات مکہ سے نکل کر ابوبکرؓ کو ساتھ لے کر مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ جہاں کے لوگوں پر اسلام کی تعلیم کا ایسا اثر ہوا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں قریباً سب مدینہ کے لوگ اسلام لے آئے۔ اور آپؐ کو انہوں نے اپنا بادشاہ بنا لیا۔ اور اس طرح وہ کونے کا پتھر جسے اس شہر کے معماروں نے رد کر دیا تھا مدینہ کی حکومت کا تاج بنا۔

اس ترقی کے زمانہ میں بھی آپؐ نے اپنا شغل تعلیم اور وعظ ہی رکھا۔ اور اپنی سادہ زندگی کو نہیں چھوڑا۔ آپؐ کا شغل یہ تھا کہ آپؐ لوگوں کو خدائے واحد کی پرستش کی تعلیم دیتے۔ اخلاق فاضلہ اور معاملات کے متعلق اسلامی احکام لوگوں کو سکھلاتے۔ پانچ وقت نماز خود آ کر مسجد میں پڑھاتے۔ (مسلمانوں میں بجائے ہفتہ میں ایک مرتبہ عبادت کرنے کے پانچ دفعہ روز مسجد میں جمع ہو کر عبادت کی جاتی ہے) جن لوگوں میں جھگڑے ہوتے آپؐ فیصلہ کرتے۔ ضروریات قومی کی طرف توجہ کرتے۔ جیسے تجارت۔ تعلیم۔ حفظان صحت وغیرہ اور پھر غرباء کے حالات معلوم کرتے اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرتے۔ حتیٰ کہ جن لوگوں کے گھروں میں کوئی سودا لا دینے والا نہ ہوتا ان کے لئے سودا لا دیتے۔ پھر باوجود ان سب کاموں کے کبھی بچوں کے اندر قومی روح پیدا کرنے کے لئے ان میں جا کر شامل ہو جاتے۔ اور ان کو ان کی کھیلوں میں جوش دلاتے۔ جب گھر میں داخل ہوتے تو اپنی بیویوں سے مل کر گھر کا کام کرنے لگتے۔ اور جب رات ہوتی اور سب لوگ آرام سے سو جاتے تو آپؐ آدھی رات کے بعد اٹھ کر رات کی تاریکی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جاتے۔ یہاں تک کہ بعض مرتبہ کھڑے کھڑے آپؐ کے پاؤں سوج جاتے۔

---

# دوستی کی اہمیت

حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے متعلق فرماتی ہیں:۔

آپ بظاہر دنیا کے کاموں میں مشغول ہوتے لیکن دل میں ذکر الٰہی کر رہے ہوتے یا اپنا کوئی مضمون سوچ رہے ہوتے۔ ایک دن آپ باتیں فرما رہے تھے کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گئے۔ میں نے تھوڑی دیر بعد کوئی اور بات شروع کر دی۔ فرمایا میں ایک مضمون سوچ رہا تھا تم نے بات کر کے ساری توجہ ہٹا دی۔ اب اسے Recollect کرنے میں تین منٹ لگے ہیں۔

اپنے وقت کا کوئی حصہ بھی ضائع نہ فرماتے اور کمرے میں جتنا بھی فارغ وقت ملتا اس میں اپنی ڈاک کا کچھ حصہ ملاحظہ فرما لیتے۔ وقت کی پابندی کا انتہائی خیال رہتا اگر میں نے بھی کسی کو ملاقات کا وقت دیا ہوتا تو حضرت صاحب نے مجھے بار بار یاد کروانا کہ فلاں وقت آپ نے ملاقات کا دیا ہوا ہے۔ وقت پر تیار ہو جاؤ(۔)

دوستی کو نبھانے کی تاکید جتنی بار آپ نے مجھے فرمائی شائد ہی کسی اور بات کی اتنی تاکید کی ہو۔ آپ مجھ سے فرماتے تھے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا ہے کہ دوست سوچ سمجھ کر بناؤ لیکن ایک بار جب دوستی کر لو پھر اس تعلق کو ہمیشہ نبھاؤ۔ اس ضمن میں آپ ایک نہایت دلچسپ کہانی سنایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک لڑکا غلط قسم کے مطلب پرست دوستوں میں گھر گیا۔ اس کے باپ نے اسے سمجھانا چاہا لیکن وہ نہ سمجھا آخر اس کے باپ نے کہا کہ آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ اصل دوستی کیسی ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر آدھی رات کو اپنے ایک دوست کے ہاں گیا۔ دروازہ کھٹکھٹایا دوست نے نام پوچھا۔ اور بغیر دروازہ کھولے کہا میرا انتظار کرو میں آتا ہوں کافی دیر گزر گئی

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اخبار نویسی

حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے مربی احمدیت انگلستان نے 25۔ مئی 1926ء کے الفضل میں مندرجہ ذیل نوٹ شائع فرمایا:۔

اس نوٹ کا عنوان ہے۔ اخبار نویسی

آپ نے لکھا:۔

"اخبار نویسی کا شوق ایک عالم گیر طریق سے ربع سکون میں پھیل رہا ہے۔ مگر اخبار نویسی کا جو برا طریق بعض حلقوں میں مروج ہے وہ رائے عامہ میں اس شریف و موقر کام کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہے۔ کوئی ملک ہو کوئی سر زمین ہو کوئی حالات ہوں اخبارات کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اصول صحافت کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی اہم ذمہ داریوں کو خوبی کے ساتھ سرانجام دیں اور عوام الناس کی صحیح صحیح رہنمائی کریں۔ لیکن جیسا کہ ظاہر ہے کہیں کہیں اس سے پرلے درجے کی غفلت سے کام لیا جاتا ہے۔ لیکن جن لوگوں نے ان امور کو مد نظر رکھا ہے وہ اس میں نہایت خوبی کے ساتھ کامیاب بھی ہو گئے ہیں۔ ان کامیاب اخبار نویس اشخاص میں سے لارڈ نارتھ کلف کو خاص پایہ حاصل ہے۔ ان کی کامیاب اخباری زندگی کو پیش نظر رکھ کر لارڈ بیور بروک نے رائل انسٹی ٹیوشن لور پول میں تبحرانہ طور پر اظہار خیالات کیا ہے۔

گو کہ یورپ اور ایشیا کے تمدن تہذیب اخلاق اور عادات وغیرھم میں ایک نمایاں فرق ہے۔ مگر شرافت کا جوہر اصلی اتنا جداگانہ نہیں کہ اسے متمیز کر کے الگ الگ کہہ دیا جائے۔ بلکہ وہ یکساں طور پر ہر ایک میں ہے۔ کیا ہوا اگر کسی نے اس کو ضائع کر دیا یا کسی نے اسے سنبھالے رکھا۔

لارڈ بیور بروک نے جن تجاویز و نصائح کو بیان کیا ہے وہ اگرچہ اپنے ملک کے اخبار نویسوں کی درس آموزی کے واسطے ہیں مگر چونکہ وہ شرافت سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے ہر جگہ ان پر عمل درآمد کیا جا سکتا ہے۔ پس اگر ہندوستان کے وہ اخبار نویس جو ذرا ذرا سی باتوں پر خشمگیں اور چراغ پا ہو کر آپے سے ہی باہر ہو جاتے ہیں اور نہیں تو انہیں کو ہی کم از کم پیش نگاہ رکھیں۔ تو شائد وہ ان مشکلات سے بچ جائیں جو ان سے اغماض کرنے سے ان کے لئے پیدا ہو جاتی ہیں۔ الغرض وہ تجاویز حسب ذیل ہیں۔

"میں نے اخبارات کے حربہ کے فوائد اور ان کے کارگر ہونے کی نسبت اس وقت تک جو کچھ بیان کیا ہے اس کے سلسلہ میں مجھے یہ بھی کہنا ہے کہ یہ حربہ بالکل ٹھیک وقت پر دانش مندی سے استعمال کیا جائے۔ تو کسی پارٹی کا کوئی لیڈر یا ماہر سیاسیات اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ وہ تیغ تیز ہے جو سیاست کے تمام اسلحہ کو کاٹ دیتی ہے۔

پس نفرت اور حملہ آوری کو اخبار کی پالیسی اور اس کی خصوصیات سے بالکل علیحدہ رہنا چاہئے۔ انتہائی اشتعال طبع دلائے جانے کی حالت میں بھی کسی اخبار نویس کو ایسی تحریک پر عامل نہ ہونا چاہئے جو اس کی شان کے شایاں نہ ہو۔ کسی فرد بشر کی عزت اور احترام محض اس بنا پر نہ کی جائے کہ وہ پوزیشن کا آدمی ہے اور دنیاوی نقطہ نظر سے باحیثیت کہے جانے کا مستحق ہے۔ اگر کسی شخص سے ذاتی اختلافات پیدا ہو گئے تو محض ان کی بنا پر کینہ کو سینے میں ہرگز جگہ نہ دی جائے۔ اخبار نویس اور اخبار کو دنیا کے سامنے ان اوصاف کے ساتھ نمودار ہونا چاہئے جو انسانیت کے سب سے بڑے نصب العین ہیں۔ یعنی بیک وقت منصف بھی اور مہربان بھی۔ مگر میں ذاتی طور پر مہربانی پر سب سے زیادہ زور دیتا ہوں"

(الفضل 25۔جون 1926ء)

---

بقیہ صفحہ 4

دوست نہ آیا۔ بیٹے نے اپنے باپ سے کہا دیکھ لی اپنی دوستی۔ انتظار کرنے کا کہہ کر بھاگ گیا۔ باپ نے کہا کہ صبر کرو چنانچہ کچھ دیر بعد اس دوست نے دروازہ کھولا تو وہ اس وقت اپنی زرہ پہنے تیار کھڑا تھا۔ اور اس کے ہاتھ میں ایک اشرفیوں کی تھیلی تھی۔ وہ کہنے لگا مجھے معاف کرنا۔ ذرا دیر ہو گئی۔ رات کو اس وقت آنے پر میں نے سوچا کہ یا تو تمہیں مال کی ضرورت ہے سو وہ حاضر ہے۔ یا پھر میری جان کی ضرورت ہے اس کے لئے بھی میں تیار ہوں۔ چلو! یہ دیکھ کر بیٹا سخت شرمندہ ہوا۔ اور اس نے اپنی اصلاح کر لی۔ اور برے دوستوں کی صحبت سے بچ گیا۔

دوستی نبھانے کی بہت تاکید کرتے عزیزہ فریحہ (پوتی صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب) کی تقریب آمین تھی۔ گرمی کی شدت اور حضرت صاحب کی مصروفیت کے باعث انہوں نے حضرت صاحب سے یہی درخواست کی کہ آمین کے روز وہ بچی کو آپ کے گھر میں لے آئیں گے۔ اور آپ دعا کروا دیں۔ مجھے آپا محمودہ بیگم صاحبہ نے دعوتی رقعہ بھجوایا کہ میں ان کے گھر منعقدہ دعوت میں بھی شرکت کروں۔ میں جمعہ کے لئے ان کے ساتھ بیت اقصیٰ گئی۔ تو وہاں میری ایک ہم جماعت بھی ملیں اور مجھ سے کہنے لگی کہ آمین پر ضرور آنا۔ (عزیزہ فریحہ کی امی بھی میری ہم جماعت تھیں اور بچپن میں دوستی تھی) تاکہ اس بہانے اچھی طرح ملاقات ہو جائے۔ میں نے آپ سے بھی اس بات کا ذکر کر دیا۔ لیکن اپنی کسی خواہش کا اظہار نہ کیا۔ اسی روز یا اگلے روز عزیزم ثانی (مرزا عمر احمد) آئے اور آمین کے متعلق پوچھا کہ کس وقت بچی کو لے کر آئیں۔ آپ نے ان سے فرمایا "یہ آرہی ہیں تو میں نے سوچا میں بھی وہیں آجاتا ہوں اور پھر آپ خود بھی آمین پر میرے ساتھ گئے۔ آپ نے میرے اس بات کے دہرانے سے ہی یہ سمجھا کہ میرا منشاء وہاں جانے کا ہے۔ اور پھر میری خاطر خود بھی موسم کی شدت کے باوجود تشریف لے گئے۔

ایک روز اسلام آباد میں کچھ خواتین ملنے کے لئے آئی ہوئی تھیں۔ ملاقات کے لئے اندر تشریف لائے۔ اور بڑی محبت سے مسکراتے ہوئے فرمایا:۔

"طاہرہ کی سہیلیاں آئی ہوئی ہیں"

میں نے خطوط لکھنے کے لئے رائٹنگ پیڈ منگوایا تو اس پر دوستی کے متعلق ایک فقرہ لکھا ہوا تھا۔ میں نے انہیں دکھاتے ہوئے کہا دیکھیں اس پر بھی دوستی کے متعلق لکھا ہوا ہے۔ آپ نے اس وقت مجھے کچھ نہ کہا۔ مجھے دیکھا اور میرے ہاتھ سے پیڈ لیتے ہوئے قلم لیا اور اس پیڈ پر لکھے ہوئے میرے نام سے پہلے حضرت سیدہ لکھ دیا۔ اور پھر پیڈ میری طرف واپس بڑھا دیا۔

ایک روز میں نے آپ سے کہا کہ آپ ہمیشہ مجھے دوستی نبھانے کی نصیحت کرتے ہیں لیکن اگر دوست حسد کرنے لگ جائے تو کیا پھر بھی دوستی نبھانی چاہئے۔ فرمایا۔

"پھر تو وہ تمہارا دوست ہی نہ رہا"

---

## ہماری تاریخ

سیرالیون کی آزادی کے جشن کی تقریبات میں شرکت کیلئے حضرت شیخ جسٹس بشیر احمد صاحب کو پاکستان سے دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ آپ نے ان تقریبات میں شرکت کے بعد چند روز غانا اور نائیجیریا میں قیام فرمایا۔ نائیجیریا میں (10۔ مئی 1961ء کو) احمدیہ مرکزی بیت الحمد 21/23 اوجو گیوا سٹریٹ لیگوس میں آپ کو استقبالیہ دیا گیا۔ اس تقریب کے چیئرمین نے حضرت شیخ صاحب کا تعارف کروایا اور کہا کہ یہ بات آپ جسٹس ہیں خاصی اہم ہے۔ اگرچہ آپ کے جسٹس ہونے ہی سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ایک اہم شخصیت ہیں اوز پاکستان ہائی کورٹ لاہور کے جسٹس ہیں لیکن اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جو خدمات آپ سرانجام دیتے ہیں وہ آپ کو اس سے بھی زیادہ اہمیت کا حامل بنا دیتی ہیں احمدیہ جماعت عالمگیر کے نظام میں آپ کو ایک بہت اہم حیثیت حاصل ہے۔ مہمان خصوصی نے اس بات پر زور دیا کہ دین حق کے پیروکاروں کو باوجود چھوٹے چھوٹے اختلافات کے متحد ہو جانا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر وہ شخص جو اختلافات کا ذکر کر کے انہیں زیادہ اجاگر کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ دین حق کی برتر پوزیشن کو کمزور کرنے کا باعث بنتا ہے اور مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اب ایسے شخص کو دین حق کا غدار کہا جائے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ اگر دین حق کے پیروکاروں نے اپنے آپ کو متحد نہ کیا تو وہ دیکھیں گے کہ عیسائی مشن پہلے سے بھی زیادہ ترقی کرنے لگے گا۔

سلسلے کے بعض افراد نے مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا اور اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ مشن کے سربراہ کے ساتھ مل کر کام کرنے ہی سے ہماری ترقی یقینی ہو سکتی ہے۔ ان مقررین میں الحاج اے۔ ڈبلیو۔ الیاس سیکرٹری ویلفیئر اور چیئرمین ویلفیئر کمیٹی لیگوس مشن، مالم ایم۔ ایم جیبو قائد خدام الاحمدیہ اور مسٹر ایچ۔ زیڈ اکونو لیگوس سرکٹ کے چیئرمین شامل تھے۔ آخری اجتماعی دعا اور اختتامی خطاب کے بعد مشروبات پیش کئے گئے۔

یہ رپورٹ ٹروتھ کے 19۔ مئی 1961ء کے شمارے میں شائع ہوئی۔

یہاں اس بات کا تذکرہ کر دینا بھی مناسب ہے کہ سیرالیون کی آزادی کے موقعہ پر ربوہ میں بھی ایک تقریب منعقد کی گئی۔ یہ تقریب ربوہ کی افریقن سٹوڈنٹس یونین نے منعقد کی تھی۔ اس موقعہ پر تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اور آپ کے سٹاف کے بعض افراد بھی موجود تھے۔ دنیا بھر کے مختلف ممالک میں دعوت الی اللہ کرنے کے بعد جو مربی ربوہ میں موجود تھے انہوں نے بھی اس تقریب میں شرکت کی۔ اس موقعہ پر سیرالیون کے وزیر اعظم ملٹن مارگائی اور برطانیہ کے ڈپٹی ہائی کمشنر لاہور اور یونائیٹڈ عریبک ریپبلک کے ایمبیسیڈر اور مراکو اور غانا کے ہائی کمشنر (دہلی) کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ اس تقریب کی صدارت محترم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر نے کی جنہوں نے ایک عرصہ تک نائیجیریا، غانا، اور سیرالیون میں دعوت الی اللہ کا فریضہ انجام دیا تھا۔ اس تقریب کی رپورٹ ٹروتھ کے 26۔ مئی 1921ء کے پرچے میں شائع کی گئی تھی۔

---

اللہ تعالیٰ نے متقیوں کے لئے چاہا ہے کہ ہر دو لذتیں اٹھائیں۔ بعض وقت دنیوی لذات، آرام اور طیبات کے رنگ میں، بعض وقت عسرت اور مصائب میں۔ تاکہ ان کے دونوں اخلاق کامل نمونہ دکھا سکیں۔ بعض اخلاق طاقت میں اور بعض مصائب میں کھلتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

# کیپٹن (ر) چوہدری عبدالخالق

محمد منظور احمد خان ایاز اسلام آباد

کیپٹن (ر) چوہدری عبدالخالق میرے سمدھی تھے۔ آپ ضلع گجرات سے متعلق تھے آپ نے 1941ء میں میٹرک کیا اور از خود قادیان جاکر حضرت امام ثانی کے دست مبارک پر بیعت کی آپ خاندان میں واحد احمدی تھے۔ آپ کے والد چوہدری احمد دین اور بیگم نے 1953ء میں بیعت کی۔

1943ء میں فوج میں بھرتی ہوئے۔ اپنی فرض شناسی۔ دیانتداری اور محنت کی وجہ سے کیپٹن کے عہدہ تک ترقی کی۔ دوران ملازمت پشاور۔ کھاریاں خدام الاحمدیہ کے قائد رہے۔ راولپنڈی میں 1983ء سے 1990ء تک بطور سیکرٹری تحریک جدید نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ مجلس عاملہ کے سرگرم رکن تھے۔ دینی خدمات کی وجہ سے امیر جماعت کے معتمد معاونین میں سے تھے۔ حضرت امام ثانی۔ اور حضرت امام ثالث کے اسلام آباد قیام پر بطور خاص ان کو خدمت کا شرف حاصل رہا۔

1990ء میں اپنے چھوٹے بیٹے صبور خالق کے پاس نیوجرسی (امریکہ) چلے گئے وہاں کی جماعت سے اپنا تعلق قائم اور دائم رکھا۔ جماعت کے اجلاس بچوں کی تربیت پر ان کو تقریر کرنے کے لئے خصوصی طور مدعو کیا جاتا تھا۔ امریکہ کی شوریٰ کے بھی تاوفات فعال رکن رہے۔

ستمبر 1995ء اپنے بیٹے عبدالباسط خان کی اچانک وفات پر پاکستان تشریف لائے ربوہ میں تجہیز تدفین کے بعد واپس امریکہ چلے گئے وہاں اس صدمہ جانکاہ کی وجہ سے ان کی صحت دن بدن گرتی گئی اور کمزور ہو گئے۔ 7۔ اگست کو آپریشن کے سلسلہ میں امریکہ کے ہسپتال میں داخل ہوئے داخلہ سے قبل پاکستان میں اپنے تمام عزیز و اقارب سے ٹیلیفون پر الوداعی گفتگو کی۔ دوران آپریشن حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پاگئے۔ آپ کی عمر 69 سال تھی۔

امریکہ کی جماعت کے بھرپور تعاون سے ان کی بیگم اور چھوٹے بیٹے میت پاکستان لائے۔ 9۔ اگست 1996ء بعد جمعہ بیت اقصیٰ ربوہ میں مولانا منیرالدین احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا احباب کی کثیر تعداد نے جنازہ میں شرکت کی۔ تدفین قطعہ نمبر1 میں ہوئی۔

آپ سلسلہ کے فدائی خادم۔ دعاگو بزرگ۔ امام وقت کی ہر تحریک پر لبیک کہنے والے۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ اور قابل رشک نمونہ تھا۔

اپنی اولاد کی بہتر رنگ میں تربیت کی۔ منصور خالق۔ غیور خالق اور صبور خالق جماعت سے وابستہ مختلف عہدوں پر خدمت دین انجام دے رہے ہیں ان کی اکلوتی بیٹی امتہ الباسط ایم۔ اے لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کی روح رواں ہیں ان کی شادی میرے بیٹے مسعود احمد سے ہوئی ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے آپ کے درجات بلند فرمائے اور اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

---

# پہلی سالانہ ریلی واقفین نو ناصر بلاک ربوہ

مورخہ 13۔14 اگست کو ناصر بلاک ربوہ کی واقفین نو کی پہلی سالانہ ریلی منعقد کی گئی ناصر بلاک میں دارالرحمت شرقی (ب) شکور پارک نصرت آباد ناصر آباد شرقی غربی اور دارالفتوح کے محلہ جات شامل ہیں اس ریلی میں 190 واقفین نو بچوں اور بچیوں نے شرکت کی ناصر آباد کی وسیع و عریض گراؤنڈ میں شامیانے اور قناتیں لگاکر ریلی کا انتظام کیا گیا تھا میدان عمل اور سٹیج کو خوبصورت بینرز اور رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا واقفین بچوں کے والدین اور دیگر زائرین نے تین سو سے زائد کی تعداد میں تشریف لاکر بچوں کی حوصلہ افزائی کی۔

مورخہ 13۔ اگست صبح ساڑھے سات بجے ریلی کا افتتاح مکرم خواجہ برکات احمد صاحب نے دعا کے ساتھ کیا بچوں اور بچیوں کے علیحدہ علیحدہ علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے میوزک چیئرز۔ روک دوڑ۔ باسکٹ میں بال پھینکنا اور رسہ کشی کے مقابلہ جات خصوصی دلچسپی اور تفریح طبع کا باعث بنے۔

چودہ اگست صبح ساڑھے دس بجے اختتامی پروگرام شروع ہوا اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم عبدالحلیم احمد صاحب مربی سلسلہ (نمائندہ وکالت وقف نو) تھے پروگرام کا آغاز تلاوت سے ہوا جو عزیز نوید احمد نے کی عائشہ صدیقہ نے ترنم سے نظم پڑھی دارالفتوح کی تین بچیوں طلعت مبارک سوسن نداء النصر اور سعدیہ مختار نے انگلش زبان میں نظم پیش کی۔ اسی طرح ناصر آباد شرقی کے بچوں الیاس احمد اسامہ حیات اور ستار زبیر نے جرمن زبان میں نظم سنائی چودہ اگست کے حوالے سے دو ننھی منی بہنوں سحر صدیق اور عاصمہ کنول نے خوبصورت آواز میں قومی نغمہ پیش کیا۔ اسکے بعد مہمان خصوصی مکرم عبدالحلیم احمد صاحب نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے واقفین بچوں اور بچیوں میں انعامات تقسیم کئے بشریٰ طیبہ (شکور پارک) نے سب بچوں اور بچیوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرکے بہترین واقفہ نو کا اعزاز حاصل کیا۔

آخر میں مہمان خصوصی نے خطاب کیا اور والدین کو بچپن ہی سے اپنے بچوں کو باقاعدہ انتظام کے تحت ایسی کھیلیں سکھانے کی طرف توجہ دلائی جو جسمانی اور ذہنی لحاظ سے مفید ہونے کے ساتھ ساتھ مستقبل میں بھی کام آنے والی ہوں دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا

وکالت وقف نو مکرم عبدالرشد صاحب تبسم (بلاک لیڈر) مکرم ناصر احمد صاحب باجوہ (سیکرٹری وقف نو ناصر آباد شرقی) رضا کار ٹیچرز مکرمہ مبشرہ صاحبہ مکرمہ راشدہ منان صاحبہ اور دیگر انکی معاونات نیز مکرم محمد حسین صاحب (صدر محلہ ناصر آباد شرقی) کی ریلی کے انتظامات اور تیاری کے سلسلہ میں بھرپور تعاون پر بہت مشکور ہے۔

---

# احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

## پاکستانی وقت کے مطابق

**منگل 17- ستمبر 1996ء**

| | |
|---|---|
| 12-00 | (رات) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ |
| 1-00 | دین حق کی تعلیم-روحانی خزائن |
| 1-30 | (-) اصولی کی فلاسفی |
| 2-00 | ترجمہ کلام الہٰی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ) |
| 3-00 | فرنچ سیکھیے |
| 3-30 | متفرق پروگرام |
| 4-00 | تلاوت-حدیث-خبریں |
| 4-30 | چلڈرنز کارنر- |
| 5-00 | لقاء مع العرب (دوبارہ) |
| 6-00 | احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس کبڈی سیمی فائنل ملتان بمقابلہ فیصل آباد (دوبارہ) |
| 7-00 | (صبح) اردو کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ) |
| 8-00 | فرنچ سیکھیے (دوبارہ) |
| 8-30 | متفرق پروگرام |
| 9-00 | ترجمہ کلام الہٰی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ) |
| 10-00 | تلاوت-حدیث-خبریں |
| 10-30 | چلڈرنز کارنر- |
| 11-00 | پشتو پروگرام |
| 12-00 | (دوپہر) دین حق کی تعلیم ۔ روحانی خزائن |
| 12-30 | (-) اصول کی فلاسفی |
| 1-00 | لقاء مع العرب (دوبارہ) |
| 2-00 | بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام |
| 3-00 | (سہ پہر) ترجمہ کلام الہٰی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (سابقہ قسطیں دوبارہ) |
| 4-00 | تلاوت-حدیث-خبریں |
| 4-30 | چلڈرنز کارنر- |
| 5-00 | فرام دی آرکائیوز۔ خطبہ |
| 6-00 | (شام) ترجمہ کلام الہٰی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا) |
| 7-00 | طبی معاملات۔ بچہ کی حفاظت |
| 7-30 | ایک نواحمدی کے ساتھ گفتگو |
| 8-00 | لقاء مع العرب |
| 9-00 | نارویجین پروگرام (-) اصول کی فلاسفی |
| 10-00 | تلاوت-حدیث-خبریں |
| 10-30 | چلڈرنز کارنر ۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات |
| 11-00 | جرمن پروگرام |

**بدھ 18- ستمبر 1996ء**

| | |
|---|---|
| 12-00 | (رات) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ |
| 1-00 | اراؤنڈ دی گلوب |
| 1-30 | متفرق پروگرام |
| 2-00 | ترجمہ کلام الہٰی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ) |
| 3-00 | چینی زبان سیکھیے |
| 3-30 | حکایات شیریں |
| 4-00 | تلاوت-حدیث-خبریں |
| 4-30 | چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ) |
| 5-00 | لقاء مع العرب |
| 6-00 | طبی معاملات۔ بچوں کی حفاظت۔ دوسرا حصہ (دوبارہ) |
| 6-30 | ایک نواحمدی کے ساتھ گفتگو سید عامر رضا صاحب |
| 7-00 | (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ |
| 8-00 | چینی زبان سیکھیے |
| 9-00 | ترجمہ کلام الہٰی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ) |
| 10-00 | تلاوت-حدیث-خبریں |
| 10-30 | چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع |
| 11-00 | روسی پروگرام |
| 12-00 | (دوپہر) اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات |
| 12-30 | متفرق پروگرام |
| 1-00 | لقاء مع العرب (دوبارہ) |
| 2-00 | بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام |
| 3-00 | (سہ پہر) ترجمہ کلام الہٰی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (سابقہ قسطیں دوبارہ) |
| 3-00 | (سہ پہر) اردو کلاس ۔ حضرت صاحب کے ساتھ |
| 4-00 | تلاوت-حدیث-خبریں |
| 4-30 | چلڈرنز کارنر- |
| 5-00 | افریقن پروگرام |
| 6-00 | (شام) نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا) |
| 7-00 | درثمین- آٹھواں حصہ |
| 8-00 | لقاء مع العرب (نیا) |
| 9-00 | فرنچ پروگرام |
| 10-00 | تلاوت-حدیث-خبریں |
| 10-30 | چلڈرنز کارنر- |
| 11-00 | جرمن پروگرام |

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اطلاعات و اعلانات

## درخواست دعا

○ مکرمہ بشریٰ یوسف صاحبہ کے بڑے بھائی مکرم عبدالقیوم صاحب (حال کراچی) چند ماہ سے بیمار ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو معجزانہ رنگ میں شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم جمال ناصر صاحب واہ کینٹ لکھتے ہیں ان کے بھائی مکرم عبدالواحد صاحب کا دل کا اپریشن 96-9-4 کو AFIC میں ہو گیا ہے۔ تمام احباب سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میرے بیٹے بلال ناصر کا موٹر سائیکل سے ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے شدید زخمی ہے۔ اس کی بھی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## سانحہ ارتحال

○ مکرم سلطان احمد صاحب آف سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا کے والد محترم مکرم خوشی محمد صاحب مورخہ 31۔ اگست 1996ء کو وفات پا گئے۔ آپ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ آپ نے فرقان فورس میں خدمات انجام دیں۔ مورخہ 31۔ اگست 1996ء بعد مغرب بیت مبارک میں جنازہ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھایا۔ قبر تیار ہونے پر دعا مکرم کوثر احمد باجوہ صاحب آف کراچی نے کروائی۔ احباب سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## رپورٹ ریلی واقفین نو

## احمد آباد سانگرہ ضلع جھنگ

○ مورخہ 2۔ اگست 96ء بروز جمعہ احمد آباد سانگرہ ضلع جھنگ میں واقفین نو کی ایک ریلی کا انعقاد کیا گیا۔ اس ریلی کا آغاز صبح 9 بجے مکرم طارق جاوید صاحب سیکرٹری وقف نو احمد آباد سانگرہ نے دعا سے کروایا۔ اس کے بعد واقفین نو کے ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے جس میں واقفین نو نے اپنی جسمانی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ 11 بجے علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ اس میں بھی واقفین نو نے عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ مقابلہ جات کے اختتام پر کلو جمیعاً کروایا گیا۔ جس میں واقفین نو اور ان کے والدین شریک ہوئے۔ آخر میں تقسیم انعامات کی تقریب کا آغاز ہوا جس میں بہترین کارکردگی پر واقفین نو میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ مکرم ارشاد انور جاوید صاحب مربی سلسلہ اور مکرم منور احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے انعامات تقسیم کئے۔ اس موقع پر مکرم ارشاد انور جاوید صاحب مربی سلسلہ نے والدین کو تربیت اولاد کی طرف احسن رنگ میں توجہ دلائی۔ اس کے بعد مکرم طارق جاوید صاحب سیکرٹری وقف نو نے تمام والدین اور مکرمہ سلمیٰ جاوید صاحبہ کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس ریلی کو کامیاب بنانے کے لئے ان کے ساتھ تعاون کیا۔

## نمایاں کامیابی

○ عزیزہ قدسیہ بانو بنت مکرم چوہدری منیر احمد صاحب (فیض آباد) سیالکوٹ نے امسال گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول کینٹ سے میٹرک کا امتحان دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 850 میں سے 724 نمبر لے کر اپنے سکول میں اول رہی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزہ کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔

بقیہ صفحہ 1

اٹھا رہے ہیں۔ بے شک یہ مولیٰ کریم ہی کا فضل اور احسان ہے کہ ایسے انعام کرتا ہے۔ پیدا کرتا ہے اور پھر ایسی بے بہا نعمتیں عطا کرتا ہے۔ کسی کی ماں۔ کسی کا دوست۔ کسی کا باپ وہ نعمتیں نہیں دے سکتا جو خدا تعالیٰ نے دی ہیں۔ پھر اس پر بس نہیں فرمائی (۔) ہم نے انسان کو ایک راہ بتلائی۔ یہی ایک مسئلہ ہے جو بڑا ضروری تھا۔ ہم پیدا ہوئے سب کچھ ملا۔ مگر کوئی کتنی کوششیں کرے ہمیشہ کے لئے نہ کوئی رہا ہے نہ رہے گا۔ سارے انبیاء و رسل تمام اولیاء و کبراء ملت تمام مدبر اور بڑے بڑے آدمی سب کے سب چل دئے۔ پس کوئی ایسا انعام ہو جو ابد الآباد راحت اور سرور کا موجب ہو اس کے لئے فرمایا (۔) ہم نے ایک راہ بتلائی اگر اس پر چلے تو ابد الآباد کی راحت پا سکتا۔ اس پاک راہ کی تعلیم ہمیشہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی معرفت ہوئی۔

(از خطبہ 20۔ اکتوبر 1899ء)

## احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

### پاکستانی وقت کے مطابق

### اتوار 15۔ ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس س حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 دین حق کی تعلیم۔ روحانی خزائن
1-30 احمدیت کی تاریخ کا ایک ورق از بی اے رفیق
2-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ۔
2-30 چینی زبان سیکھئے۔
3-00 حکایات شیریں۔ (نیا)
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔
5-00 لقاء مع العرب
6-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس
7-30 چینی زبان سیکھئے۔
8-00 حکایات شیریں۔
9-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ (دوبارہ)
11-00 سندھی پروگرام
12-00 دین حق کی تعلیم۔ روحانی خزائن
12-30 تاریخ احمدیت سے ایک ورق۔ از بی۔ اے رفیق صاحب
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام۔ اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (سابقہ قسطیں دوبارہ)
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 سوال و جواب کا سیشن۔ حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ۔
6-00 ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ
7-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ چڑیا گھر کی سیر
8-00 لقاء مع العرب
9-00 البانین پروگرام
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ۔
11-00 جرمن پروگرام۔

### سوموار 16۔ ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 اے لیٹر فرام لندن
1-30 ایڈریس از حضرت امام جماعت الرابع
3-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ ملاقات۔
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ چڑیا گھر کی سیر۔
7-00 اردو کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ
8-00 نارویجین زبان سیکھئے (دوبارہ)
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ ملاقات
11-00 سرائیکی پروگرام
12-00 دوپہر۔ اے لیٹر فرام لندن۔
1-00 لقاء مع العرب۔ اردو پروگرام۔
2-00 اردو پروگرام۔ سیرت۔ تقریر
3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (سابقہ قسطیں دوبارہ)
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر
6-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ (نیا)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس
8-00 لقاء مع العرب
9-00 ترکی پروگرام
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن پروگرام۔

## واقفین نو کے والدین توجہ فرمائیں!

○ اپنے بچوں کی تاریخ پیدائش تمام کاغذات میں درست درج کروائیں۔ اگر کسی جگہ سکول وغیرہ میں آپ درست تاریخ پیدائش درج نہ کروا سکے ہوں تو مرکز کو اصل اور دوسری دونوں کے بارے میں وضاحت سے تحریر کریں۔ خصوصاً سرکاری کاغذات میں بچوں کی تاریخ پیدائش میں تضاد نہیں ہونا چاہئے۔

(وکالت وقف نو)

## الفضل میں اشاعت کے لئے مضامین

○ الفضل میں اشاعت کے لئے جملہ مضامین ایڈیٹر کے نام آنے چاہئیں۔ کسی اور کے نام آنے والے مضامین شائع نہ کئے جا سکیں گے۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

**ربوہ: 10- ستمبر-1996ء**
درجہ حرارت کم ازکم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 34 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے قومی اسمبلی میں کہا ہے کہ اگر اپوزیشن لیڈر کے ساتھ کوئی زیادتی ہوئی ہے تو میں اس کی معافی مانگتی ہوں وہ میرے ساتھ مل کر نظام بچائیں۔ میں ان کے گھر جانے کو تیار ہوں۔ نظام کو مستحکم کرنے اور نادہندگان کی وصولی کے لئے آپ کے پاس آ کر بات چیت کے لئے تیار ہوں۔ میرے دروازے بھی کھلے ہیں۔ مفاد پرست طبقہ چاہتا ہے کہ نواز شریف اور بے نظیر نہ ہوں۔ ہم طالع آزماؤں کو آگے نہیں آنے دیں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ آمریت مسلط کرنے کی گیم تیار کی گئی ہے۔ انہوں نے قائد حزب اختلاف سے کہا کہ آپ اپنے دو ارکان دیں میں بھی اپنے دو ارکان دیتی ہوں۔ یہ ضابطہ اخلاق طے کریں۔

○ وزیر اعظم کی تقریر سے پہلے قائد حزب اختلاف نے بھی نہایت گرما گرم اور جذباتی تقریر کی۔ جواباً وزیر اعظم نے خطاب کیا وزیر اعظم اپنے خطاب کے بعد اپنی نشست سے اٹھ کر مسٹر نواز شریف کے پاس گئیں ان کی خیریت دریافت کی اور کہا کوئی اونچ نیچ ہو گئی ہو تو میں معافی چاہتی ہوں۔ مسٹر نواز شریف خاموش رہے پھر کہا اللہ مالک ہے۔ بے نظیر نے شیخ رشید کا بھی حال دریافت کیا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے اپنی تقریر میں مسٹر نواز شریف کے والد کی گرفتاری اور ان کے اہل خانہ کو تکلیف پہنچنے کی معافی مانگی۔ انہوں نے کہا کہ 1998ء میں الیکشن کا اعلان اسی ایوان سے کروں گی۔ نواز شریف چاہیں تو کل ہی ناشتے کی دعوت پر مذاکرات کر لیں۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ میری پارٹی والوں سے کہا گیا کہ گروپ بنائیں ہم نواز شریف کو ہٹا دیں گے۔ مگر میں وزیر اعظم رہنا چاہتی ہوں اور نواز شریف 1998ء تک اپوزیشن لیڈر رہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کو فیصلہ کرنا پڑے گا کہ وہ آئین جمہوریت اور پارلیمنٹ پر یقین رکھتے ہیں یا پاکستان بچاؤ کے نام پر "نواز بچاؤ قاضی لاؤ" پر یقین رکھتے ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف نے قومی اسمبلی میں زبردست اور طویل خطاب کیا اس میں انہوں نے کہا کہ احتساب کا آغاز بے نظیر اور مجھ سے ہو۔ نظام بچانے کے لئے فوری الیکشن کا اعلان کیا جائے۔ حکمرانوں نے بہت سے ایلچی بھجوائے مگر میں نے سمجھوتہ مسترد کر دیا۔ صرف ایوان میں بات کی جائے احتساب کے لئے آئین میں ترمیم سے ججوں کا کمیشن بنایا جائے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ مجھے جھکانے کے لئے بے نظیر کا خواب کبھی پورا نہیں ہو گا۔ تین سال بدترین انتقام بھگت رہے ہیں۔ حکومت مزید دو سال بھی کر لے تو نہیں جھکیں گے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ اس تمام صورت حال کے باوجود کوئی غیر آئینی اقدام نہیں چاہتے۔ وزیر اعظم نے نظام کرپشن اور نادہندگان پر چند روز پہلے بات کی۔ ہم نے تین سال پہلے کی تھی۔ انہوں نے تعاون کے لئے میری تمام خواہشات پر پانی پھیر دیا۔ اور سیاست میں دشمنی کا عنصر شامل کیا۔

○ سابق نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی نے ایوان صدر میں صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری سے طویل بات چیت کی۔ سابق نگران وزیر اعظم نے ملک کی معاشی و اقتصادی حالت بہتر بنانے کے لئے تجاویز پیش کیں۔ بین الاقوامی امداد اور ان کے استعمال کے حوالے سے بھی بات چیت ہوئی۔ صدر نے توقع ظاہر کی کہ حکومت اقتصادی مشکلات سے نکل جائے گی۔

○ چیئرمین بنکنگ کونسل نے بھی صدر مملکت سے ملاقات کی۔

○ اپوزیشن سے انتخابی قوانین میں اصلاحات کے لئے مذاکرات کئے جائیں گے۔ یہ بات وزیر قانون مسٹر این ڈی خان نے بتائی۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن کو مزید اختیارات دینے کے لئے بھی تیار ہیں۔ بلدیاتی اور عام انتخابات کے بارے میں اپوزیشن کے خدشات دور کئے جائیں گے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ بھارت پاکستان کے خلاف جارحیت کر کے تاریخی غلطی کرے گا۔ پاکستان بھارتی جنگی جنون کے پیش نظر اپنے دفاع کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ حکومت بری اور فضائی افواج کی طرح بحریہ کو بھی جنگی تقاضوں سے ہم آہنگ بنا رہی ہے۔ جدید ٹیکنالوجی حاصل کی جا رہی ہے۔ بھارت نے اب جارحیت کا ارتکاب کیا تو اسے بدترین خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ صدر مملکت نے یہ باتیں ایوان صدر میں ایڈمرل منصور الحق سے بات چیت کے دوران کیں۔

○ وفاقی وزیر ڈاکٹر شیر افگن نے کہا ہے کہ نواز شریف میں اہلیت ہوتی تو دو تہائی اکثریت والی حکومت نہ چھوڑتے۔ انہیں چاہئے کہ تعمیری کاموں میں حکومت کا ساتھ دیں۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم بیرسٹر سلطان محمود چوہدری نے کہا ہے کہ نواز شریف کو اگر ہڑتالوں کا شوق ہے تو بھارت کے خلاف کریں۔ سردار قیوم میری حکومت کے خلاف تحریک چلانا چاہتے ہیں تو یہ شوق بھی پورا کر لیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت تمام گھٹیا حربوں کے باوجود ایک فیصد ووٹ بھی پول نہیں کرا سکا۔ کشمیریوں نے الیکشن کے ڈھونگ کو بھی مسترد کر دیا ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ بے نظیر اور نواز شریف کے بہن بھائی بن جانے سے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ آئین کے آرٹیکل نمبر 62 کے تحت نظام اور چہروں کی تبدیلی ناگزیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف عوام سے دھوکہ نہ کریں۔ مقتدرہ قوتوں نے خفیہ سمجھوتہ کروا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ملکی تاریخ کی بدترین حکومت ہے۔ اسلامی ہے نہ آئینی۔ اہم مشن حکومت کو گرانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیکولر اور لبرل لابی کوشاں ہے کہ نواز شریف اور بے نظیر ایک دوسرے سے تعاون کریں اور نظام بچائیں یہاں تمام لوگوں کے پیٹ میں حرام کا مال ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ صدر صاحب آپ نے اللہ کو جان دینی ہے۔ کرپٹ حکومت کو چلتا کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کو صدر مملکت سے کچھ امید نہیں وہ بے شک حکومت یا اپوزیشن کے کہنے میں کچھ نہ کریں لیکن ملک کے مفاد میں قوم کی امیدوں پر پورا ضرور اتریں۔

○ سندھ اسمبلی میں حکومتی وزراء اور ایم کیو ایم کے ارکان کی بدترین ہنگامہ آرائی کے دوران سندھ اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا داداگیری دہشت گردی نہیں چلے گی۔ غنڈہ گردی ٹھاہ کے فلک شگاف نعروں سے ایوان گونجتا رہا۔

○ مسلم لیگ (ج) کے مرکزی رہنما اور قومی اسمبلی کے رکن چوہدری اختر وریو نے کہا ہے کہ وزیر اعظم سے کتنی ہی لڑائی ہو جائے صدر اسمبلی کو نہیں توڑیں گے۔ اپوزیشن میں اتنی ہمت نہیں کہ اسمبلی کے اندر تبدیلی لا سکے اس لئے وہ آزاد گروپ کے محتاج ہیں۔ وہ نواز شریف کی حمایت نہیں کرے گا۔

○ قلعہ سوبھا سنگھ کے علاقہ خان پور بولا میں پولیس اور اشتہاری ملزمان کے درمیان تیسرے روز بھی پولیس مقابلہ جاری تھا۔ پولیس نے گھیراؤ مزید تنگ کر دیا ہے۔ اعلیٰ حکام محاصرہ کی نگرانی خود کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ گزشتہ روز اس پولیس مقابلہ میں دو تھانیدار ہلاک ہو گئے تھے۔

○ کوئٹہ میں ضلعی انتظامیہ نے قائد حزب اختلاف اور بلوچستان نیشنل موومنٹ کے سربراہ سردار اختر مینگل کو گرفتار کر لیا۔

بچوں کی جملہ امراض کے شافی علاج کیلئے
النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ ربوہ

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون ضعف جگر۔ گرمی جگر۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت 110/=
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
4-30 تا 8-30 شام

برائے فروخت
ایک عدد ٹریکٹر میسی فرگوسن MF 240
مع ہل کراہ۔ فرنٹ بلیڈ۔ نہایت اچھی حالت۔
ماڈل 1996ء۔
رابطہ:
بشارت احمد جنجوعہ مکان 32/25 راجیکی روڈ
دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ
فون: 211659

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
اچھی صحت کا راز۔ رضوان فوڈز۔ تازہ اور خالص غذا
غذائیت سے بھرپور ● سرخ مرچ ● ہلدی ● دھنیا ● گرم مصالحہ ● دال چنا ● بیسن ● دلیہ ● چنے ● کھل سرسوں اور تیل سرسوں
محمد ابراہیم اینڈ سنز دارالرحمت وسطی ربوہ
فون 212307

ناصر کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی 1 ربوہ
ہمارے ہاں وول کاٹن سلک صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ کی نایاب ورائٹی کے لئے تشریف لاویں۔ نیز لیدر جیکٹ بھی دستیاب ہیں۔ پروپرائیٹر سید ناصر احمد
فون: دوکان: 434
گھر: 211244

تریاقِ معدہ
خرابیٔ ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ